السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک عالم سے سنا کہ عورت کے جسم سے نکلنے والی رطوبت پاک ہے۔ میں نے جب سے یہ فتویٰ سنا نماز ادا کرنے کے لیے متاثرہ شلوار نہیں اتارتی تھی۔ عرصہ دراز کے بعد ایک دوسرے عالم سے سنا کہ ایسی رطوبت پلید ہے۔ اس بارے میں درست بات کون سی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبل یا دبر (آگے یا پیچھے والے حصے) سے نکلنے والا پانی وغیرہ ناقض وضو ہے۔ وہ کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو اسے دھونا ضروری ہے۔ اگر یہ دائمی امر ہو تو اس کا حکم استحاضہ اور سلسل البول والا ہے۔ یعنی عورت کو استنجاء کرنے کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کرنا ہوگا۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ عورت سے فرمایا تھا:

(تَوَضَّئِي لِوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ) (رواہ ابوداؤد، کتاب الطھارۃ)

''ہر نماز کے وقت وضو کرلیا کر۔''

اگر صرف ہوا خارج ہو تو نماز کے لیے وضو کرنا پڑے گا۔ استنجاء کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ رطوبت خارج ہونے کی صورت میں نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا ہوگا، یعنی ہاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا، کہنیوں تک بازو دھونا، سر کا مسح کرنا اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔ یہی حکم سونے، شرم گاہ کو چھونے اور اونٹ کا گوشت کھانے کا ہے۔ ان تمام صورتوں میں وضو کرنا ضروری ہے۔ وباللہ التوفیق۔۔۔۔ شیخ ابن باز۔۔۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

عقیدہ، صفحہ: 71

محدث فتویٰ